روحانی روشنی

(روحانیت کے متعلق حضرت امام
آقا سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ
کے فرامین مبارک)

شائع کردہ

ایچ - آر - ایچ - دی آغا خان
اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے پاکستان کراچی

جملہ حقوق محفوظ

بار	تعداد اشاعت	تاریخ
اوّل	۳۰۰۰	ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ / مارچ ۱۹۸۰ء

عباسی لیتھو آرٹ پریس
شاہراہِ لیاقت کراچی

فرامین مبارک

حضرت امام آقا سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ :

"انسان جب تک اس دنیا میں ہے اس وقت تک وہ اسکول میں زیرِ تعلیم طالب علم کی طرح ہے۔ اسکول میں پڑھنے والے بچے ہمیشہ اپنی تعلیم جاری رکھتے ہیں اور اسکول میں جو کچھ سکھایا جاتا ہے اس کی تعلیم لیتے ہیں

اسی طرح انسان جب تک اس دنیا میں زندہ
ہے اس وقت تک سیکھتے سیکھتے ہوشیار،
عاقل، عالم اور باہمت بنتا ہے۔ جو لڑکا
بچپن (ہی) سے کاہلی کر کے اپنا سبق اچھی
طرح یاد نہیں کرتا وہ امتحان میں کامیاب
نہیں ہوتا اور گدھے کی مانند رہ جاتا ہے۔
انسان ہمیشہ تعلیم لیتا رہے تو موت کے بعد
آخرت کے امتحان میں کامیاب ہوتا ہے۔
دنیا میں کون کونسا سبق سیکھنا چاہیئے؟
پہلا سبق تو پاکیزگی کا سبق ہے یعنی تمام معاملات

میں پاک اور صاف ہونا۔ اگر اس پاکیزگی کے درس کو تم نے دنیا میں اچھی طرح یاد کیا ہوگا تو انشاء اللہ مرنے کے بعد جب تمہارا امتحان لیا جائے گا تو اس وقت تم کامیاب ہوگے۔ مرنے کے بعد آخرت کے امتحان میں کامیابی کے لئے چار اسباق یاد کرنا ضروری ہیں۔ وہ چار اسباق اس طرح ہیں۔

۱ تمہارا ایمان پاک ہونا چاہیئے
۲ تمہارے اعمال پاک ہونے چاہیئں
۳ تمہاری آنکھیں پاک ہونی چاہیئں

۴ تمہارے ہاتھ پاک ہونے چاہیئں۔

۱ اب ایمان اس طرح پاک ہونا چاہیئے
کہ تمہاری روح عقل اور عشق کے ذریعہ
پاک ہو تب ہی تمہارا ایمان پاک کہلائے
گا۔ اگر ایمان پاک ہوا تو یوں سمجھا
جائے گا کہ تم پہلے سبق میں کامیاب
ہوئے۔ ایمان کی بنیاد عشق پر
ہے۔ اگر عشق برابر ہو تو ایمان
روح کے ساتھ ایک ہو جاتا
ہے۔

۲ پاک اعمال سے کیا مراد ہے؟
اور وہ کس طرح پاک رہیں؟
اعمال پاک رکھنے کے لئے ہمیشہ
یاد رکھنا چاہیئے۔ یہ یاد رکھنے
کا کام بہت دشوار ہے۔ کیونکہ
شیطان انسان کو ہمیشہ فریب
دیتا ہے۔ شیطان رات دن
تمہارے پاس تیار ہی بیٹھا ہے۔
صرف حقیقی مومن ہی اس کے
فریب سے بچتا ہے۔

جس طرح ایک شخص سفر میں ہو اور اس کے پاس مال ہو تو وہ مال لٹ نہ جائے (اس خوف سے) اُسے نیند بھی نہیں آتی کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اگر میں سو جاؤں گا تو چور آکر میرا مال لوٹ لے گا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ شاید مجھے بھی مار ڈالے گا۔ اسی طرح حقیقی مومن رات اور دن ایسا خیال رکھتا ہے کہ میرے اعمال اچھے رہیں اور شیطان مجھے فریب نہ دے۔ اسی طرح حقیقی مومن شیطان سے ڈرتا رہتا ہے۔ شیطان کو وہ اپنا دشمن

سمجھتا ہے۔

۴-۳ - تمہاری آنکھیں، ہاتھ اور زبان
بھی ہمیشہ پاک رہنے چاہیئں۔ جس انسان
کی آنکھیں پاک نہیں ہوں گی اس کے لیئے
بڑا گناہ ہے۔ آنکھیں پاک رکھنے کا کام
بہت مشکل ہے۔ پرائی عورت یا پرائے
مال پر بد نظر کرو گے تو اس میں تمہارے
لیئے گناہ ہے۔ پرائے مال یا پرائی عورت
کے لیئے تمہارے دل میں اگر ذرہ بھر بھی بدخیال
آئے گا تو بھی تمہارے لیئے بہت نقصان دہ

ہے۔ اس کام میں انسان کا گوشت کھانے جیسا سنگین گناہ ہوتا ہے۔ جن کی آنکھیں پاک ہیں ان کے لئے آسانی ہے۔ ان سے کوئی بھی گناہ نہیں ہو گا۔

جس انسان کی زبان، ہاتھ اور پیر پاک نہیں اس کے لئے بہت مشکل ہے۔ زبان پاک رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ کبھی بھی کسی مومن یا دوسرے کی غیبت یا بدگوئی نہیں کرنی چاہیئے۔ اسی طرح اپنی زبان پاک رکھو اگر کسی مومن میں کسی قسم کا عیب نظر آئے تو

اس کا فیصلہ کر کے اس کے عیب کو اپنی زبان
سے ظاہر نہ کرنا۔ کسی بھی انسان یا مومن کا
فیصلہ کرنا تمہارا کام نہیں۔ اخداوند تعالیٰ
بھی انسان کے عیب پہ پردہ ڈالتا ہے تو
تمہیں بھی اپنی زبان سے کسی کا عیب ظاہر نہیں
کرنا چاہیئے۔ اس طرح اپنی زبان پاک رکھو۔
اپنے ہاتھ کو خراب کام کرنے سے روکو۔ اس
طرح تمہارے تمام کام پاک ہونے چاہیئں۔
اپنے بچوں کو بچپن سے اچھے کام کرنے
کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ وہ اس طرح کہ سوائے

جب گھوڑے پر سوار ہوتا ہے اس وقت لگام اپنے، ہاتھ میں رکھتا ہے اور جس طرف گھوڑے کو موڑنا چاہتا ہو اُس طرف موڑتا ہے۔ اسی طرح انسان اپنے نفس پہ مختار ہے اس لئے جس راستے پر اسے لے جانا چاہے لے جاسکتا ہے۔ نفس پہ تم سوار نہیں ہوگے اور اپنے دل کو گناہ کے کام سے نہیں روکوگے تو شیطان تم پر مختار ہو جائے گا اور تمہارے دل کو گناہ کے کام کرنے کا لالچ دے گا۔ شیطان تمہیں غلام بنائے گا۔ اگر شیطان

کو اپنے دل میں جگہ دو گے تو وہ تم پہ سوار ہو جائے گا۔

اپنے بچوں کو بچپن سے ایسی عادت ڈالو کہ وہ شیطان کے تابعدار نہ بنیں اور خراب کام کرنے سے باز رہیں۔ جس انسان کے اعمال خراب ہیں اس سے تم دُور رہنا۔ جس طرح سامان کے ساتھ سفر کرنے والا مسافر چور سے ڈرتا ہے اور ہوشیار ہو کر چلتا ہے اسی طرح تم بھی شیطان سے ڈر کر دور رہنا۔

انسان کے جسم میں روح ہے اُسے جیسی

عادت ڈالو گے ویسی عادت اپنائے گی ۔
جس طرح انسان جسم کی ورزش کرتا ہے اس وقت پہلوان کہلاتا ہے۔ وہ پہلوان بننے کے لئے بچپن ہی سے اپنے جسم کو مختلف طریقوں سے اذیت دیتا ہے اور اس طرح رفتہ رفتہ ورزش کرنے کی عادت ڈالتا ہے۔ اپنے جسم کو مختلف طریقوں سے لچک دینے کا عادی بنانے کے لئے وہ اذیت برداشت کرتا ہے۔ جب اس کی عادت ہو جاتی ہے تو وہ انتہائی آسانی سے ورزش کر سکتا ہے۔ بالآخر اس

میں اتنی قوت آجاتی ہے کہ وہ روپے کے سکے
کو ہاتھ سے بھی ٹکڑے ٹکڑے کر سکتا ہے۔ تمہاری
روح کے متعلق بھی ایسا ہی ہے۔ اپنی روح
کو بھی ایسی ہی عادت ڈالو کہ (وہ) ہمیشہ
خوبی کے نیک کام کرے۔ جب روح کو ثواب
کے کام کرنے کی عادت ہو گی اس وقت تمہاری
روح پہلوان کی طرح ہو جائے گی اور فرشتے
جیسی بن جائے گی۔ بلکہ فرشتے سے بھی بلند
مرتبے پہ پہنچے گی اور اس کے بعد تم خود معجزے
کر سکو گے۔

ہم تمہارے لیئے دعا فرماتے ہیں ۔ تم
اپنی روح کو ایسی ورزش کراؤ کہ وہ معجزے
کر سکے اور تم اپنی اصل ذات کو پہچان سکو۔
اپنی روح کو اچھے کام کرنے کی عادت ڈالو
تم روح کو جیسی عادت ڈالو گے ویسی ہی
عادت وہ اپنا لے گی ۔ اپنی روح کو پاک کام
کرنے کی عادت ڈالو تو رفتہ رفتہ تمہارے
جسم سے حیوانیت نکل جائے گی اور بالآخر
مرنے سے پہلے تمہاری روح فرشتے کی طرح
ہو جائے گی ۔

اگر تمہاری عادت دغابازی یا برے
کام کرنے کی ہوگی تو تم میں اور حیوان میں کیا
فرق ہے؟ اگر تمہاری عادت ایسے برے کام
کرنے کی ہوگی تو تمہارا دل رفتہ رفتہ شیر
وغیرہ جنگلی جانور جیسا بن جائے گا۔ اس
کی وضاحت یہ ہے کہ چیتا اور دوسرے
گوشت خور حیوانات جسے دیکھتے ہیں اسے
پکڑ کر فوراً اپنا شکار بنا لیتے ہیں اس کا خون
پی جاتے ہیں اور اس کا گوشت کھا جاتے
ہیں۔ اسی طرح جس انسان کا دل پاک نہیں

ہوگا اور حیوان کی طرح ناپاک ہوگا تو وہ بھی چیتے کی طرح پرائے مال اور پرائی عورت کے لئے بدخیال کرے گا اور گناہ کے کام کرے گا۔ انسان کی بری حالت کی وجہ سے اس کا دل بھی برا اور حیوان کی طرح بن جائے گا۔ پھر تم انسان اور حیوان کے درمیان کیا فرق باقی رہا۔

جس راستے سے انسان فرشتہ بن سکتا ہے اس راستے پر تم ہو لیکن اس راستے میں بڑی دشواری ہے لیکن عادت ڈالنے سے

یہ راستہ بہت آسان ہو جاتا ہے تمہیں ہمیشہ اچھے کام کرنے اور سچ بولنے کی عادت اپنانی چاہیئے۔ روز بروز زیادہ سے زیادہ نیک اور سچا بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر تم یہ چاہو کہ ہم ابھی ابھی نیک بن جائیں تو ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ تمہیں خراب کام کرنے کی عادت پڑ گئی ہے۔ کوئی شخص پانچ دس یا بیس سال تک ورزش کرنے کی عادت جاری رکھے تب اس کے ہاتھ اور جسم میں قوت آتی ہے اسی طرح جب تمہارے اعمال

اچھے ہوں گے اور جب تمہارے ہاتھ، دل اور ایمان پاک ہوگا تبھی تم فرشتہ بن سکوگے۔

انسان جب تک دنیا میں زندہ ہے اس وقت تک نور کا پانی اس کے ہاتھ میں نہیں آسکتا کیونکہ خدانخواستہ بیس، تیس یا چالیس سال بعد وہ پھر مغرور ہو جائے اور گناہ کے ناپاک اعمال کرے تو وہ شیطان کی طرح بن جاتا ہے۔ مثال کے طور پہ دیکھو! عزازیل (فرشتہ)، اپنی بندگی سے ساتویں آسمان تک پہنچ گیا لیکن دین کے مغز کو اس

نے نہ سمجھا، اس نے خدا کے فرمان کو نہ مانا اس لئے شیطان بن کر زمین پر گر پڑا ۔ تم بھی جب تک دنیا میں ہو اس وقت تک کبھی بھی مغرور نہ ہونا ۔ ذرا بھی ناپاکی کے کام نہ کرنا ۔

جس طرح ڈاکٹر مریض کی نبض دیکھتا ہے کہ اس مریض کو بخار ہے یا نہیں ؟ اسی طرح تم اپنے ڈاکٹر بن کر اپنے دل کی نبض دیکھو ۔ تم تفتیش کرو کہ کیا میں نے نافرمانی کا کام کیا ہے ؟ کیا میرا دل کسی سے حسد

کرتا ہے ؟ کیا میرے دل میں برُے شیطانی
خیالات پیدا ہوتے ہیں ؟ کیا میں کسی سے
دشمنی رکھتا ہوں ؟ کیا کسی کے ساتھ دغابازی
کرتا ہوں ؟ اس طرح اپنے دل کا جائزہ لو۔
اگر تم ایسے کام کرتے ہوگے تو تمہاری روح
یقیناً تمہیں اس کی گواہی دے گی۔

اگر تمہارا دل تمہیں گواہی دے کہ تم گلہ
غیبت کرتے ہو، کس کے ساتھ دغابازی
کرتے ہو۔ جھوٹ بولتے ہو تو اپنے دل کو
ایسے برُے کام کرنے سے باز رکھنا۔ جس

کی تم نے غیبت کی ہو۔ جس کے متعلق برا
کہا ہو اس شخص کے پاس فوراً جاؤ۔ وہ
شخص جماعت خانہ میں یا کسی اور جگہ
پر ہو وہاں جاکر عاجزی اور فراخ دلی سے
دغابازی، دشمنی یا جس قسم کا گناہ تم نے
کیا ہو اس کا اقرار کرکے اس سے معافی
مانگو۔ صاف دل سے معافی مانگ کر
ایک دل ہو جاؤ اور اس کے بعد اس
کے ساتھ ایسا گناہ نہ کرنا۔ اس طرح
ایک دوسرے سے گناہ کی معافی مانگنے

اور ایک دلی کرنے کی تمہاری عادت
ہو جائے گی تو تمہیں کسی بھی قسم کا نقصان
نہیں ہو گا۔

جس طرح ایک پیراک دریا میں تیرتا
ہو اور دریا کی موجیں اسے دھکیل کر
دوسری طرف لے جاتی ہوں۔ اسے جس
طرف جانا ہو پانی کی موجیں اسے اس
کی مخالف سمت میں لے جاتی ہوں۔ تو
وہ کچھ دور تک پانی میں کھنچتا چلا جائے گا
لیکن اگر وہ پیراک ہوشیار ہو تو بالآخر

پار اتر جاتا ہے۔ اسی طرح یہ دنیا سمندر
کی مثال ہے جس انسان کا ایمان و عشق
خالص ہوگا پھر بھی جس طرح ہوشیار
پیراک کو دریا کی موجوں کی مزاحمتوں سے
دو چار ہونا پڑتا ہے اسی طرح اسے بھی
مشکلات تو درپیش ہوں گی لیکن وہ محنت
کرکے خشک زمین پر پہنچ جائے گا۔
تم اپنا خشک راستہ اختیار کرو تمہیں
خشک راستے پر جانا ہو تو اپنی روح کو پاک
کرو اور ہر روز اپنی روح کو سچی راہ پر چلاؤ

اس طرح تمہیں خشک راستہ ہاتھ آئے گا تمہارا خشک راستہ ساتویں آسمان پہ ہے۔ جب تم وہاں پہنچو گے تو تمہیں خشک زمین ملے گی اور تمہارا دل بھی تمہیں گواہی دے گا۔ وہاں جانے کے لئے راستہ آسان نہیں بہت ہی مشکل راستہ ہے۔ وہاں پہنچنے کے لئے چار چیزیں پاک ہونی چاہیئں اگر تمہاری یہ چیزیں پاک ہوں گی تو تم وہاں جلدی پہنچ جاؤ گے۔

۱ تمہارا ایمان

۲ تمہاری آنکھیں

۳ تمہارا دل

۴ تمہارے اعمال

ان چار چیزوں کو پاک رکھنے کے لئے
انسان کو دنیا میں جس طرح چلنے کی ضرورت
ہے اس کی مثال یہ ہے کہ جس طرح بارش
میں راستے پر چلتے ہوئے جسم بھیگ نہ جائے
اس لئے (تم) لمبے کوٹ یا چھتری سے اپنا
بچاؤ کرتے ہو تاکہ تم بیمار نہ ہو جاؤ اور تمہارا
جسم سلامت رہے۔ اگر تم ایسا کوٹ نہ پہنو
اور ایسی چھتری نہ لو تو بارش کے پانی سے

تم بیمار ہو جاؤ گے۔

اسی طرح اس دنیا نما سمندر سے ساتویں آسمان کی خشک زمین پہ پہنچنے کے لئے راستے میں جو سڑک ہے اس پہ شیطان مختلف طرح کی بارش برساتا ہے۔ فتنہ، دشمنی، جھوٹ بولنا وغیرہ ہزاروں قسم کی بارش اس راستے پہ برساتا ہے اور مومن کو خشک زمین پہ پہنچنے نہیں دیتا۔ شیطان پہلے یہ خیال کرتا ہے کہ اس انسان کو جس قسم کے گناہ کرنے کی عادت ہو اس کے مطابق اس

راستے سے اس کو فریب دوں تاکہ وہ جلد میرے تابع ہو جائے۔ کسی شخص کو بد نظر کرنے کی عادت ہو تو شیطان اس پر بد نظر کرنے کی بارش برساتا ہے جس کی فتنہ کرنے کی عادت ہو اسے اسی راستے سے فریب دیتا ہے۔ جس کی تکبّر اور غیبت کرنے کی عادت ہو اسے اسی راستے سے لالچ دیتا ہے۔ اسی طرح شیطان پہلے انسان کا جائزہ لے کر اسے ہزاروں طرح سے فریب دے گا اور گرفتار کرے گا۔ لیکن جس طرح انسان

بارش سے اپنے جسم کی حفاظت کے لئے کوٹ
پہنتا ہے اور چھتری اوڑھتا ہے اسی طرح جس
انسان کا دل یا روح پاک ہو جس میں گناہ
کے کام کرنے کی عادت نہ ہو وہی شیطان
کی فریب نما بارش سے بچ سکتا ہے۔

جس مومن کی یہ خواہش ہو کہ رات
دن خدا کو راضی رکھوں اور شیطان کے
تابع نہ ہو جاؤں تو اس کا پہلا فرض یہ ہے
کہ وہ مومن کے دل کو راضی رکھے۔ ایک
انسان کا ایمان خواہ کتنا ہی مضبوط ہو

اگر وہ کسی مومن کو دکھ پہنچائے گا تو وہ ہمیں دکھ پہنچانے کے برابر ہوگا ۔ مومن کو دیا جانے والا دکھ ہمارے کلیجے میں تیر کی طرح لگتا ہے ۔ ہمارے پاک مومن کو ہم اپنی آنکھوں میں رکھتے ہیں ایسے مومن کو جو دکھ دے گا اس نے گویا ہماری آنکھوں کو دکھ دیا ۔

ہم تمہارے باپ ہیں ۔ تم ہماری اولاد ہو ۔ تو خیال کرو کہ کیا ایسا بھی کوئی بیٹا ہوگا جو اپنے باپ کو دکھ دینا چاہے ؟ کسی کے

دو بیٹے آپس میں لڑائی کریں تو اس کا
دکھ ان کے باپ کو ہوتا ہے۔ یہ ایک دنیوی
مثال ہے۔ دین کے کام میں بھی اسی طرح
ہے۔ ہم تمہارے روحانی باپ ہیں اور دنیوی
باپ کی نسبت تم سے دس گنا زیادہ
نزدیک ہیں۔ اس لئے کسی بھی مومن کو دکھ
دوگے تو وہ دکھ تم نے ہم کو دیا۔ ایسا سمجھنا۔
بظاہر تم ہم سے بہت دُور ہو اس لئے
تمہیں چند باتوں کا خوف رکھنا چاہیئے ہم
نے تمہیں فرمایا ہے کہ تم سمندر سے نکل کر

میٹھے پانی کے دریا میں آئی ہوئی مچھلی کی طرح ہو۔ تمہیں دگنی احتیاط کی ضرورت ہے، خدانخواستہ شیطان تمہارے پاس آکر تمہیں فریب دے ایسا مت ہونے دینا۔ تم اس طرح مت چلنا کہ شیطان تم پہ آتش کی بارش برسائے۔ شیطان آتش کی بارش برسائے تو اس پہ پانی کی ضرورت پڑتی ہے پانی خداوند خود ہیں۔

ہم بظاہر تم سے بہت دُور ہوتے ہیں۔ اگر شیطان تم پہ فتنہ نما آتش کی کوئی بارش

برسائے تو اسے بجھانے کے لئے ہمارا تار یا
تعلیقہ جلد نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے اگر
تم میں کوئی فتنہ پیدا ہو تو تم محنت کر کے
آپس میں ایک ذلی کر کے فتنہ کو دور کر دینا
جہاں تک ہو سکے لڑائی فتنہ پیدا ہونے ہی
نہ دینا۔ اس طرح سنبھال کر اور بہت ڈر
کر چلنا۔

تم جانتے ہو کہ افریقہ میں ڈو ڈو نام
کا ایک قسم کا باریک کیڑا ہوتا ہے جو پیر
میں داخل ہو جاتا ہے۔ ابتدا میں تو اس

سے کوئی درد نہیں ہوتا لیکن جب وہ (کیڑا) خون پی کر بڑا ہو جاتا ہے اس وقت اسے باہر نکالنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اور اس (شخص) کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور بالآخر اس کا پیر سڑ جاتا ہے اور سوائے پیر کاٹنے کے اور کوئی علاج باقی نہیں رہتا۔ جب یہ پیر کاٹ دیا جاتا ہے اس وقت مریض کو آرام ہوتا ہے۔ لیکن یہ درد جونہی پیر میں داخل ہو اور خارش ہونے لگے اسی وقت کسی سوئی یا اور چیز سے اسے نکال دیا جائے

تو وہ آسانی سے باہر نکل جاتا ہے اور انسان کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

اسی طرح خدانخواستہ تمہاری جماعت میں ڈُو ڈُو داخل ہو جائے یعنی کسی قسم کا فتنہ پیدا ہو جائے تو فوراً اسے دُور کر دینا اور جلدی سے ایک دی اور صلح کر لینا۔ فتنہ فساد کو باہر نکال دینا۔ نیز اپنے دل میں حسد بالکل نہیں رکھنا۔ حسد سے بہت ڈرنا چاہیئے۔

بُرے خیالات اور بُرے کام کو اپنے

دل کے قریب بھی نہ آنے دینا۔ خدانخواستہ
کسی بھی قسم کی خرابی پیدا ہو جائے تو اسے
جلد ختم کر دینا وہ اس طرح کہ تم آپس میں
محبت و اخلاص سے پہنچ لے کر معافی مانگ
کر حسد کو دور کر دینا۔
اگر تم نے کسی کی غیبت کی ہو تو فوراً اس
کے پاس جا کر اپنے گناہ کا اقرار کرنا اور اس
سے گذارش کرنا کہ وہ تمہیں معاف کر دے
مومن کی شناخت یہی ہے ایسا کرنے سے وہ تمہیں
ضرور معاف کر دے گا"۔ (نیروبی ۱۹۰۵/۱۰/۶ء)